اسلام

مکمل ضابطۂ حیات ہے

4-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت: مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو جنت کو بہت کم بھاؤ میں فروخت کررہے ہیں، مگر آہ! ہم غریب اس کا سودا کیسے کریں؟ کیونکہ اپنے پلّے تو کچھ بھی نہیں ہے، اپنا تو ہاتھ ہی خالی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے ہمارے بیان کا **موضوع** ہے "**اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے**" اس بیان میں ہم سنیں گے کہ اسلام نے عورتوں پر کیا کیا احسانات فرمائے، اس تعلق سے دورِ فاروقی کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان ہو گا، اسلام نے والدین کے حوالے سے ہمیں کیا

---

1 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

تعلیمات ارشاد فرمائیں، اس بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سنیں گے۔ پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے متعلق 3 احادیثِ مبارکہ بھی بیان کی جائیں گی، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک فرمایا کرتے تھے؟ اس کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سر انجام دینے کے تعلق سے اسلامی تعلیمات اور بزرگوں کی تجارت کی جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام (Islam) ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا عالمگیر مذہب ہے، اسلام وہ واحد مذہب ہے کہ جس کے ماننے اور چاہنے والوں کی تعداد پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب ہی رہا، کبھی مغلوب ہوا نہ ہوگا، اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی بلکہ ہر اعتبار سے زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول و ضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ جو اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف اسلام ہی اللہ پاک کا پسندیدہ دِین ہے، چنانچہ

پارہ 6 سورۃُ المآئدہ کی آیت نمبر 3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دِین پسند کیا۔

(پ۶، المائدہ:۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آیئے! عورتوں کے بارے میں اسلام کی عطا کردہ حسین تعلیمات کی ایک روشن مثال ملاحظہ کرتے ہیں تا کہ ہمیں بھی اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جائے کہ بِلاشُبہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**، چنانچہ

فاروقِ اعظم کا بہترین جواب

تَنۡبِیۡہُ الۡغَافِلِیۡن میں ہے: ایک شخص امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جب آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، تو جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ کی گفتگو سُنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کر لیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے

کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔ (**تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰**)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیعِ امّت

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۰۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا بڑا علمبردار، پیارا اور مہذّب ترین مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے روکتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو قوتِ برداشت کا بھی درس دیتا ہے چنانچہ جب ایک شخص بارگاہِ فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں اسلامی تعلیمات کو اس کے سامنے نہایت حسین انداز میں اُجاگر فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی عورت کی عزت و ناموس کا حقیقی پاسبان ہے۔ یاد رہے! اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت (Value) ہی نہیں تھی کہ وہ ان کی نفسانی خواہشات پوری کرنے کا **"کھلونا"** تھیں، عورتیں دن رات محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں، مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضا کاٹ لیا کرتے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے، عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں

کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث (Inheritance) میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا، نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی طرف سے **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزّت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ (جنتی زیور، ص ۳۹ تا ۴۲ ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ کے حوالے سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے، مگر افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور ولاچار افراد ہیں کہ جو ہر دور میں ظلم و ستم کی چکی میں بُری طرح سے پسے ہوئے نظر آتے ہیں، والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اب اپنے لئے مَعَاذَ اللّٰہ کباب میں ہڈّی کی طرح خیال کیا جاتا ہے، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلُوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کر دیں تو انہیں گُھور گُھور کر دیکھا

جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کر دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤس(Old House) قائم ہیں، جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ یاد رہے! اسلام ان چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزّت و ناموس اور ان کے حقوق کی بجا آوری کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات بکثرت موجود ہیں، والدین کے حقوق کی بجا آوری اور ان کی عزّت و ناموس کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم پارہ 15، سُورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تُو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المُصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماں باپ کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خبر دار خبر دار ہر گز ہر گز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی

کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔(2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزّت و حُرمت کا خیال رکھے۔(3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں (Orders) کی فرماں برداری کرے۔(4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔(5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبر دار خبر دار ہرگز ہرگز بُرا نہ مانیں۔ نہ اظہارِ ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِيْكَ یعنی تُو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔(ابن ماجه، كتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولده، ۳/۸۱، حديث: ۲۲۹۲)(6) ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں، کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔(7) ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے رہیں۔(8) ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو، اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔(9) جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی، ان کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔ (10) کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں (قبروں) پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں، اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہو گی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر

اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔(جنّتی زیور، ص ۹۲ تا ۹۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اسلام کتنا پیارا دِین ہے کہ جس نے حقیقی معنیٰ میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل وشعور بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کی پاسداری کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طورپر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو دُنیا و آخرت کی سعادت سمجھیں۔

اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب و احترام بجالانے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کے بعد بہن بھائی کا آپس کا رشتہ (Relation) بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے، اس لیے والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان و شوکت سے نوازا اور جس کے ادب و احترام کا درس دیا ہے وہ ہے **بڑا بھائی**۔ بڑے بھائی کی اَہمیّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ** یعنی بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی صلۃ الرحم، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۹)

یاد رکھئے! بڑے بھائی کے دل میں چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحبّت رکھی گئی ہے

۔بڑا بھائی والد کی موجُودگی میں چھوٹوں کا خیال رکھتاہے،ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اوراگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے،بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں،والِدَین کی غیر مَوْجُود گی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں،ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں ،ان کی غیبت،چُغلی اوران کے مُتَعَلِّق بد گمانیوں سے بچیں، حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحْکامات کی تکمیل کریں،ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اوراگر کبھی ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچّھا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے،اس کی تعبیر(Interpretation)جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا(جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟میں نے کہا:جی نہیں،ارشاد فرمایا :کیاتمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟میں نے کہا:جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:اللہ پاک سے ڈرتے رہو،اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیاکرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔(شعب الایمان،باب فی بر الوالدین،فصل فی صلة الرحم،۲۱۰/۶،رقم:۷۹۲۸)

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہردم کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۳۱)

چھوٹوں پر شفقت

یادرکھئے!اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب واِحترام کرنے کا درس دیا ہے،وہیں

بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی ...الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳)

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم کبیر، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے، اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کا رویّہ (Behaviour) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے، چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۴/۴۵۶-۴۵۵ ملتقطاً)

یاد رکھئے: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: رشتوں کو کاٹنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق (Relation) قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ و بددِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کرلینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت

کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷ ملتقطاً و ملخصاً) لیکن اگر یہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی معاونت (مدد) نہیں کرتا اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر قطعِ تعلقی کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی دعوت ضرور دیتا رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔

یاد رہے! شریعتِ مطہرہ نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں، مگر شریعت کے دائرے کے مطابق ،والدین ہوں یا رشتہ دار، بہن بھائی ہوں یا پڑوسی بہر صورت حقوق کی پاسداری اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے عین مطابق ہو، اگر والدین یا رشتہ دار یا دوست احباب خلافِ شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ مدنی پھول ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام "گھر درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اسلام نہ صرف ہمیں رشتے داروں سے تعلقات مضبوط بنانے کا درس دیتا ہے بلکہ بلاوجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے بھی سختی سے منع فرماتا ہے۔ یقیناً ہمیں اسلام سے محبت ہے اور یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم بِلا وجہ شرعی رشتہ کاٹنے سے بچیں اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کو اپنا معمول بنالیں۔ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی مدنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے **"گھر درس"** دینا یا سُننا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **"گھر درس"** اہلِ خانہ کے ایمان کے تَحَفُّظ اور ان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں اِتّحاد و اِتّفاق قائم رہے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے لڑائی جھگڑوں اور ناچاقیوں سے

چھٹکارا ملے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے دن بدن دِینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بنے گا۔ لہٰذا اپنے گھروں میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سُنّت دینے یا سُننے کی ترکیب فرمائیے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ کتب ورسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔

آیئے !ترغیب کیلئے **گھر درس** کی ایک مدنی بہار سُنئے، چنانچہ

گھر درس کی مدنی بہار

ہند کے ایک اسلامی بھائی کا پورا گھرانہ بدمذہبوں کیساتھ تعلُّقات کے باعث بد عملی کے ساتھ ساتھ بد عقیدَگی کی طرف بھی گامزَن تھا، ایک دن وہ سب گھر والے مل کر فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول تھے کہ ان کا 17 سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا، وہ کمرے میں داخِل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حَرَکت دیکھ کر ان کے بڑے بھائی نے غصّے میں چیخ کر کہا، کیا تیرا دِماغ خراب ہو گیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حَرَکت کررہا ہے !چھوٹا بھائی جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئِندہ فلمیں ڈرامے نہیں دیکھوں گا!ان اسلامی بھائی نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چِیت بند کر دی۔ چھوٹے بھائی نے گھر میں سب کو اِکٹھّا کر کے **فیضانِ سنّت کا درس** جاری کر دیا۔ لیکن بڑے بھائی اِس درس میں نہیں بیٹھتے تھے، ایک دن وہ بھی قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ سُنوں تو سَہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، انہوں نے درس سنا تو بہُت اچّھا لگا ،لہٰذا وہ بھی روزانہ **گھر درس** میں شریک ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ ان کے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ درس کی برکت سے بدمذہبوں کی صُحبت سے ان کی جان چُھوٹ گئی اور چہرے پر داڑھی سجالی۔ پہلے وہ بد عقیدہ مُقرِّر کی

گمراہ کُن کیسیٹیں شوق سے سنتے تھے، مگر اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات سنتے ہیں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے زمانہ گزرتا جارہا ہے، اسلام کی شان و عظمت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آج بھی اسلام، راہِ حق سے بہک جانے والوں اور کفر کی تاریکی میں بھٹکے لوگوں کو کفر کی دلدل سے نکال کر انہیں اپنے دامنِ کرم میں لے رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، عاشقانِ رسول کی صحبت و انفرادی کوشش اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل پڑھنے کی برکت سے بھی کئی غیر مسلم کفر سے توبہ کرکے داخلِ اسلام ہورہے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

برِّ اعظم افریقہ کے ایک ملک زمبیا کے دارالخلافہ لُساکا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004ء میں درسِ فیضانِ سُنّت میں بیان کردہ دُرودِ پاک کے فضائل سُن کر 25 غیر مسلم قیدی دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ (25 کرسچن قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام، ص 3،2 ملخصًا)

U.K (انگلینڈ) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک غیر مسلم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے مکتبۃ المدینہ سے جارہ کردہ V.C.D. بنام **"بین الاقوامی اجتماع واجتماعی اعتکاف"** تحفے میں

دی، اس غیر مسلم نے جب وہ وی، سی، ڈی دیکھی تو بین الاقوامی اجتماع اور اجتماعی اعتکاف کے مناظر اور دیدارِ امیر اہلسنت کی برکت سے وہ اس قدر متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(کر سچن مسلمان ہو گیا، ص۸،۷ ملخصاً) ہند کے ایک اسلامی بھائی جو پہلے کفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، ایک دن کسی نے انہیں امیرِ اہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"احترامِ مسلم"** تحفے میں دیا، انہوں نے پڑھا تو اسلام کی محبت دل میں گھر کر گئی، پھر کچھ دن بعد مدنی قافلے والے عاشقانِ رسول نے بھی ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"احترامِ مسلم"** کے مطالعے اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ بھی کلمہ پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال گئے۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص۲۵،۲۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں رہنے والوں میں سے انسان کا سب سے زیادہ جن سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbours) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کا محافظ بنا دیا۔

آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں ہم سنتے ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجا آوری کس قدر لازم و ضروری ہے چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے اس کی مدد

کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خرید و تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہو گی۔ (شعب الایمان، باب في اکرام الجار، ۷/۸۳، حدیث: ۹۵۶۰)

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا۔ عرض کی گئی کون؟ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ان نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو اپنے سُکون کی خاطر اپنے ہی پڑوسیوں کے کام آنے کے بجائے پیٹھ پھیر کر، گاڑی کھڑی کر کے، گندہ پانی چھوڑ کر، گڑھا کھود کر، چبوترے بڑھا کر، قناتیں لگا کر یا دیگر طریقوں سے انہیں تکلیف دینے میں کوئی شرمندگی (Shame) یا حرج محسوس نہیں کرتے، یقیناً ان کا یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اسلام تو پڑوسیوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور ہمیں یہی تعلیم ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو چنانچہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے پڑوسی یا بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل

علی ان من خصال الایمان...الخ، حدیث: ۴۵، ص۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہتر کون؟"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ (بہتر کون، ص۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کو فتنہ و فساد اور خون ریزی سے بچانے کے لئے اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر (Equal) ہیں جس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کون کرے ؟ بعض آدمیوں نے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ ایسی جُراَت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہیتے ہیں۔ جب حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس بارے میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو ؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ پاک کی قسم ! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مدرسۃ المدینہ بالغان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ! مجرموں کے بارے میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے اور انہیں اپنے انجام تک پہنچانے کے معاملے میں اسلام کوئی دو رائے نہیں رکھتا بلکہ اس دِین میں عدل و انصاف کے تمام تر تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ ربِّ کریم کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ جس نے ایسے اُصول پسند اور عظیمُ الشّان دِین کی دعوت کو عام کرنے کا عظیم فریضہ سر انجام دینے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو شرف بخشا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے دینِ اسلام کی خدمت کے جذبے کے تحت کم و بیش 104 شُعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان"** بھی ہے۔ جس کے تحت ملک و بیرون ملک تقریباً 13853 (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن) مدرسۃُ المدینہ بالغان لگائے جارہے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً

89043(نواسی ہزار تینتالیس)ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات(مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دکان)اور مختلف اوقات میں دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللہ پڑھایا جاتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے کم و بیش 63منٹ کے جدول میں کتاب **"نماز کے احکام"** سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ، سُنّتیں سکھانا، **"مدنی درس"** دینا، **"فرض علوم"** پر مشتمل بیانات سُننا، **"دُعا"** یاد کروانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **"فکرِ مدینہ"** کرنا کروانا بھی شامل ہے۔

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ہاتھوں کو بلند کرکے زور سے کہئے:اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشی لحاظ سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت ایک مقدّس پیشہ ہے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیاری پیاری سُنّت بھی، جس میں بہت برکتیں رکھی گئی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سرانجام دینے کے لئے اسلام میں ہمارے لئے واضح احکامات موجود ہیں، لہٰذا اگر تجارت سے وابستہ افراد ان حکامات کو سیکھ کر ان کی روشنی میں فریضۂ تجارت سرانجام دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! اس تعلق سے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: بے شک گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے ہیں، جنہیں رزق کی طلب کا ارادہ ہی مٹا سکتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، حدیث ۱۰۲، ۱/۴۲ ملتقطاً)

(2)ارشاد فرمایا: سچا امانت دار تاجر (بروزِ قیامت) انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام، صدّیقین اور شہدا رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے ساتھ ہو گا۔(ترمذی،کتاب البیوع،باب ماجاءفی التجار...الخ،۳/۵،حدیث:۱۲۱۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دیگر پیشوں سے تجارت اعلیٰ پیشہ ہے، پھر تجارت میں غَلَّہ کی، پھر کپڑے کی، پھر عطر کی تجارت افضل ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور ضروریاتِ دِینی کی تجارت دوسری تجارتوں سے بہتر پھر سچا تاجر مسلمان بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اسے نبیوں، ولیوں کے ساتھ حشر نصیب ہوتا ہے۔(انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام، صدیقین اور شہدا رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے ساتھ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں:) مگر یہ ہمراہی ایسی ہوگی جیسے خدام کو آقا کے ساتھ ہمراہی ہوتی ہے یہ مطلب نہیں کہ یہ تاجر نبی بن جائے گا، اچھا تاجر تاجوَر (بادشاہ) ہے، بُرا تاجر فاجر (گناہگار) ہے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۲۴۴)

مال میں ملاوٹ کرنے والوں، **کم تولنے والوں**، تجارت و کاروبار میں جھوٹ بول کر مال بیچنے والوں کو سمجھاتے ہوئے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **نصیحت کے مدنی پھول** عطا فرماتے ہیں:

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! شریعت کے مطابق تجارت کرنے سے کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں، **مگر افسوس!** علمِ دِین سے دُوری اور راتوں رات مالدار بننے کے سہانے خواب دیکھنے کی نامناسب سوچ کے سبب اب تجارت(Trade) جیسا مقدس ترین پیشہ **مَعَاذَاللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان بازی، لُوٹ ماری، نقصان پہنچانے، حسد کی آگ میں جل بُھن کر بندش و

کالا جادو کروانے، بدنگاہی، وعدہ خلافی، مفاد پرستی، دھوکہ دہی، لالچ، سُود خوری، رِشوت کے لین دَین، حرام خوری، جھوٹی قسمیں کھانے اور مصنوعی مہنگائی کرنے سمیت سینکڑوں اقسام کی بُرائیوں کا مجموعہ بن چکی ہے۔غالباًیہ اسلامی تعلیمات اور تجارت کے بنیادی مسائل سے منہ پھیرنے کا ہی نتیجہ ہے۔ تجارتی لین دَین کے حوالے سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ انتہائی شاندار تھا کیونکہ ان کے زمانۂ مبارک میں صرف اسی تاجر کو بازار میں آنے کی اجازت ہوتی تھی جو عالِم ہو اور سُود کے گناہ سے بچتا ہو چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ ہمارے بازار میں وہی شخص آئے جو دِین میں فقیہ یعنی عالم ہو، اگر ایسا نہ ہوا تو وہ سُود کھانے میں مبتلا ہو جائے گا۔(تفسیرقرطبی، پ۳البقرۃ، تحت الایۃ:۲۷۵، الجزء الثالث، ۲/۲۶۷)

اسی طرح زمانۂ صحابہ کے بعد آنے والے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی بھی بالخصوص تاجر برادری کے لئے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات جہاں اعلیٰ درجے کے عابد وزاہد تھے وہیں مدنی ذہن رکھنے والے سچے وامانت دار تاجر بھی تھے کہ جن کی تجارت مکمل طور پر اسلامی اُصول و قوانین کے سانچے میں ڈھلی ہوئی اور حرص ولالچ کی بدبُو سے پاک تھی۔

آیئے!بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بُزُرگانِ دِین کا اَندازِ تجارت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ "واسط" کے مقام پر تھے، انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی اور اپنے وکیل کو لکھا: جس دن یہ کھانا بصرہ پہنچے اُسی دن اسے بیچ دینا اور اگلے دن تک مُؤَخَّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں بھاؤ(Rate) کم تھا تو تاجروں نے ان کے وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسے جمعہ کے دن تک مُؤَخَّر کریں تو اس میں دُگنا فائدہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے جمعہ تک کے لئے فروخت کرنا مُؤَخَّر کر دیا تو اس میں کئی گُنا فائدہ ہوا۔ وکیل نے یہ واقعہ مالک کو لکھ

کر بھیجا تو انہوں نے وکیل کو خط لکھا: اے فُلاں! ہم اپنے دِین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے فائدے پر ہی قناعت کر لیا کرتے ہیں مگر تم نے اس کے خِلاف کِیا۔ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہمیں اس سے کئی گُنا فائدہ ہو لیکن اس کے بدلے ہمارے دِین میں سے کوئی چیز چلی جائے (یعنی ہمیں دِینی و اُخروی نُقصان پہنچے) لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو وہ تمام مال لے کر بصرہ کے فقرا پر صدقہ کر دینا۔ شاید ایسا کرنے سے میں ذخیرہ اندوزی کے گُناہ سے نَجات پا سکوں کہ نہ تو مجھے (اُخروی) نقصان ہو اور نہ ہی (دُنیوی) فائدہ۔ (احیاء العلوم الدین، ۹۳/۲)

اللہ پاک ان نیک ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی خیر خواہیِ اُمّت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اے کاش! اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال اِخلاص کے ساتھ لُٹانے کا جذبہ مل جائے۔ آیئے! مل کر بارگاہِ مُصطفےٰ میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں:

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا اندازِ تجارت اور طرزِ معیشت کس قدر نرالہ تھا۔ بِلاشُبہ اسلامی تاریخ کے صفحات ایسے باکردار لوگوں کے واقعات سے بھرے ہوئے ہیں جو نہ صرف اپنے ذاتی مُعاملات بلکہ تجارتی مصروفیات میں بھی ایثار و بھلائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو اپناتے ہوئے اسلام کے مَعاشی اصولوں پر کاربند رہے، شاید اسی وجہ سے ان کے دور کی مَعاشی خوشحالی اپنی مثال آپ تھی، بہر حال اگر تاجر حضرات لالچ کے پھندے سے نکل کر شریعت کے مقرر کردہ اُصول و قوانین کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیں اور کسب و تجارت کے مُعاملے میں اللہ والوں کی پیروی کریں تو مُعاشرے میں ایک شاندار خوشحالی لائی جا سکتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر اتوار بعدِ مغرب مدنی چینل پر **"احکامِ تجارت"** کے نام سے ایک معلوماتی سلسلہ بھی براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے،

جس میں زِندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کے لیے مختلف شرعی احکام پر مشتمل علمِ دِین سے مالامال جوابات دیے جاتے ہیں، تاجر اسلامی بھائیوں کے لیے یہ سلسلہ بہت بڑی نعمت ہے کہ گھر / دُکان اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے تجارت سے متعلق سینکڑوں مسائل سے آگاہی ہو سکتی ہے۔اس سلسلے کی برکت سے علمِ دین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار میں پائے جانے والی شرعی غلطیاں بھی دُور کرنے کی سعادت نصیب ہو گی اور علمِ دِین سیکھنے کی برکت سے **کاروبار میں بھی برکت** ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیقت، اَمِیْرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے انگوٹھی پہننے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔☆مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا۔ (بخاری، ۴/۶۷، حدیث:۵۸۶۳)☆(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

(بہارِ شریعت،۳/۴۲۸، دُرِّمُختارو رَدُّالمُحتار، ۹/ ۵۹۸)، ☆لوہے کی اَنگوٹھی جَہنَّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی، ۳/ ۳۰۵،حدیث: ۱۷۹۲) ☆مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالمُحتار، ۹/ ۵۹۷) ☆بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا ہے، ☆ اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کَڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (Chain) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر تَوبہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل **"163 مدنی پھول"** اور **"101 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع میں ہم **"تبرّکات کی برکات"** کے بارے میں سُنیں گے۔ جس میں ہم تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو(2) قرآنی واقعات سنیں گے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس تبرکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے تھے، اس تعلق سے کچھ واقعات بھی بیان ہوں گے۔ تبرکات کی تعظیم کے فوائد اور تبرکات کی بے ادبی کے نقصانات کو بھی بیان کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مدنی تربیت کے مدنی پھولوں کی مدنی مہک سے دل و دِماغ کو معطر کریں گے۔ **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ

اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

(3) رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰه

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

[1]... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

[2]... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

[3]... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

[4]... القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵